

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم۔ جامع صغیر۔



حنفی یا غیر مقلد

از قلم حقیقت رستم

حضرت مولانا مفتی عبدالجبار سلفی (دیوبندی) صاحب

ناشر۔ مکتبۃ الجفیر دیوبند کیسٹ ہاؤس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ مُتَفَرِّدٌ فِي ذَاتِهِ وَمُنَزَّاهٌ فِي صِفَاتِهِ وَمُتَوَحِّدٌ فِي أَعْمَالِهِ وَلَا شَرِيكَ لَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَهُوَ صَادِقٌ وَمُصَدِّقٌ فِي أَوَالِيهِ وَأَفْعَالِهِ وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ سَعَوْا لِي نُرْوِجَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَبَذَلُوا أَسْعُهُمْ فِي إِشَاعَةِ الدِّينِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَحْمَةً وَأَسِعَةً -

کافی عرصے سے وطن عزیز میں غیر مقلدین حضرات تحریراً تقریراً یہ مشغلہ جاری رکھے ہوئے ہیں کہ مقلدین اور خصوصاً حنفی اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہیں۔ اور یہ کہ بلا شرکت غیرے ”الجمہوریت“ ہم ہی ہیں۔ علماء ربانی نے بھی تقریروں اور تحریروں کے علاوہ مناظروں کی صورت میں اس فتنے کا سد باب کیا۔ غضب یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کی من مانی تشریح کرتے ہوئے اور اپنی ذاتی تحقیق پر نازاں ہونے کے باوجود خود کو ”سلفی“ کہتے ہیں یعنی اسلاف کے پیروکار..... جبکہ حقیقت یہ ہے کہ محض سعودی حکومت سے اشیر یاد حاصل کرنے کی خاطر انہوں نے ”سلفی“ کا لقب اختیار کیا ہوا ہے۔ اور حنفی ہی اصل میں ”سلفی“ ہیں..... غیر مقلدوں کی نسبت ”سلفی“ اتنا معروف ہوا کہ خود خفیوں کو بھی یہ گمان ہونے لگا کہ جو بھی خود کو سلفی کہلوائے وہ لازماً غیر مقلد ہوگا اور اس دہم میں عوام

الناس ہی نہیں بڑے بڑے علماء بھی جتلا ہیں اور اس کی وجہ صرف اور صرف اسلاف کی کتب سے ناواقفی ہے۔ جب سب ”اسلاف“ سے تعلق کم ہوگا تو ”سلفی“ کے مفہوم سے آگاہی کیسے ہو سکتی ہے؟ خود راقم الحروف کا ذاتی تجربہ ہے کہ جہاں کہیں اپنا تعارف کروایا تو احباب ”ترجمی نگاہوں“ سے گھورنے لگے کہ یہ غیر مقلد کہاں سے آگیا؟ اور ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ بارہا یہ واقعہ پیش آیا چنانچہ باقاعدہ وضاحت کرنی پڑتی ہے کہ ہم ”حق سلفی“ ہیں جب ”آنت“ کی طرح یوں اپنا نام بڑھتے دیکھا تو جی میں آیا کہ ایک مختصر کتابچے میں اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ سلفی کون ہیں؟ غیر مقلد یا حقیقی..... کتابوں کے اندر ہمارے علمائے اہل سنت (ویو بند) نے اس پر کافی شافی بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ محض پروپیگنڈا ہے۔ اور غیر معتقدوں کو سلفی کہنا بالکل غلط ہے کہ وہ اسلاف کے پیروکار ہی نہیں۔ ہم یہاں سلف ویو بند کے ان چند ایک علماء کے حوالے درج کر رہے ہیں جن کو احناف کے اندر ”ریڑھ کی ہڈی“ کی حیثیت حاصل ہے..... اس کتابچے کی تیاری میں ہم نے محقق دوراں، علامۃ العصر مولانا ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شہرہ آفاق علمی اور تحقیقی کتاب ”آثار التشریع جلد اول“ سے مدد لی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور اپنے اسلاف کا سچا پیروکار بنائے آمین

ثم آمین۔

سلفی کا مطلب اور امام اہل سنت کا ارشاد

سلفی کا مطلب ہے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے والا۔

فیروز اللغات صف ۵۰۷ مطبوعہ دہلی میں ہے ”سلفی (یعنی سلف سے منسوب) سلف یہ خلف کی ضد ہے یعنی اگلے لوگ، آیا و اجداد اور ”القاموس المجید“ میں ہے سلف: گذشتہ، مقدم (ص ۴۲۶)

شیخ الحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ لکھتے ہیں ”اسی طرح لفظ سلفی سے بھی یہ دعو کا نہیں کھانا چاہئے کہ شاید یہ لفظ غیر مقلد کے مترادف ہے۔ ہم نے باحوالہ یہ عرض کیا ہے کہ حافظ ابو عمرو بن الصلاح شافعی تھے اور باوجود مقلد ہونے کے وہ سلفی تھے چنانچہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں
وکان ابن الصلاح سلفياً (مذکرہ جلد ۳ ص ۲۱۵)

اس لئے غیر مقلدین حضرات کو لفظ سلفی سے غلط فہمی ہوئی ہو تو وہ بھی رفع ہو جانی چاہئے..... باقی اہل حدیث، اصحاب الحدیث اصحاب الاثر، المحدث، الحافظ، المجتہد اور ”السلفی“ وغیرہ کے الفاظ سے کسی کو غیر مقلد سمجھنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

(بحوالہ طائفہ منصورہ ص ۱۳۵-۱۳۶ از شیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ)

﴿ علماء دیوبند اصلی سلفی ہیں ﴾

رئیس المناظرین حضرت مولانا امین مندر اکاڑویؒ کی یاد میں ماہنامہ الخیر ملتان نے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے اس میں محقق اہل سنت حضرت مولانا منیر احمد صاحب استاذ الحدیث باب العلوم کھروڑ پکا نے تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا۔ اور انصاف یہ ہے کہ مولانا مدظلہ کا مضمون پوری کتاب کی جان ہے چنانچہ مولانا اکاڑویؒ کا ایک ارشاد نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت مفتی محمود صاحب سے میں نے سنا فرما رہے تھے کہ میں نے بندوق کے شکار کی حلت و حرمت پر تحقیق کی تو بہت سارے حلت کے دلائل میرے سامنے آ گئے میں نے ان کو تحریری شکل میں جمع کر لیا لیکن ہمارے اکابر کی تحقیق یہ ہے کہ بندوق کا شکار حرام ہے اس لئے میں نے اپنے تحریر کردہ دلائل جلا ڈالے تاہم مسلسل غور و فکر کرتا رہا بعد میں حقیقت منکشف ہوئی تو پتہ چلا کہ میں جن کو دلائل سمجھتا رہا وہ اصل میں دھوکے تھے جو مزید غور و فکر کے ساتھ دور ہو گئے۔ اس لئے اصل سلفی تو ہم ہیں کہ ہماری تحقیق کی بنیاد اسلاف سے بدگمانی و بد اعتمادی اور دینی آوارگی نہیں بلکہ اسلاف کے ساتھ موافقت اور نظریاتی وابستگی اور اعتماد علی السلف ہے۔ اس لئے ہر دیوبندی اعتماد علی السلف کی وجہ سے سلفی ہے اور جو اس معنی میں سلفی نہیں وہ دیوبندی بھی نہیں۔“

(مولانا اکاڑویؒ نمبر۔ صفحہ ۲۰۳۔ ماہنامہ الخیر ملتان بابت نومبر ۲۰۰۱ء)

﴿سلفی کی اصطلاح﴾

مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ رقمطراز ہیں:

”تاریخ اسلام میں سلفی وہ لوگ ہیں جو ان مسائل میں، جن میں قرآن وحدیث کی صریح راہنمائی نہ ملے سلف صالحین کی پیروی کریں۔ اور ان کی دلیل کے درپے نہ ہوں۔ ان حدود میں سلف کی بلا دلیل پیروی سے ہی انسان سلفی بنتا ہے۔ اور اسلاف کی بلا دلیل پیروی کو ناجائز والا سلفی نہیں، غیر مقلد کہلائے گا۔ اس پہلو سے سلفی اور غیر مقلد دو متوازن اصطلاحیں ہیں، نہ کسی پہلے دور میں سلفی غیر مقلدین تھے اور نہ اب انہیں سلفی کہا جاسکتا ہے۔ یہ غیر مقلد علماء کا سعودی عرب کے مقلد علماء سے اثیر باد حاصل کرنے کا ایک لفظی فریب ہے جس پر پردہ ڈالا گیا ہے..... سو ضروری ہے کہ یہاں کے عام مسلمان سعودی حکومت اور ان کے علماء کو یہاں کے ”اہل حدیث“ (باصطلاح جدید) کہلوانے والے گردہ کے آئینے میں نہ دیکھیں سعودی عرب کے علماء مع شیخ محمد بن عبد الوہاب..... مقلدین میں سے ہیں اور وہ چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید پر انکار نہیں کرتے نہ اسے حرام اور شرک سمجھتے ہیں نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔“ (آثار التشریع جلد اول صفحہ ۷۷)

حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ سلفی کسے کہتے ہیں۔ اور اس حقیقت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ غیر مقلدین کو تاریخ میں کبھی سلفی نہیں کہا گیا۔ نہ یہ سلف کے دور میں کبھی تھے یہ لوگ ابھی ابھی سلفی کہلوانے لگے ہیں پھر درایہ بھی

ان لوگوں کی بیان کردہ سلفی کی تشریح لائق قبول نہیں کہ یہ قرآن و سنت کو سلف صالحین کی طرح ماننے والوں کا نام ہے۔ یہ اس لئے کہ سلف صالحین بھی کسی ایک طریقہ پر نہ تھے سلف صالحین میں وہ تمام اختلاف موجود تھے جو بعد میں ائمہ اربعہ کے ہاں واقع ہوئے۔ یہ صحابہ کرامؓ کے فقہی اختلافات ہی تھے جو بعد میں ائمہ کے ہاں مدون اور منضبط ہوئے۔ ائمہ کرامؓ نے اختلافات پیدا نہیں کئے انہوں نے اختلافات کو اوپر سے لیا ہے۔ ائمہ نے ان ہی کو مرتب اور منضبط کیا ہے۔ ان کوششوں سے دسیوں اختلافات سمٹ کر چار میں محدود ہو کر رہ گئے اب جو شخص ان اختلافات کی بناء پر مسلک اربعہ کو افتراق و انتشار کا موجب بتلاتا ہے اور انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ یہ اختلافات تو صحابہؓ کے درمیان بھی پائے جاتے تھے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ امت میں افتراق و انتشار کا سبب صحابہ کرامؓ کو قرار دینا شیعہ کے سوا کس کا کام ہو سکتا ہے؟ کیا اس طرح یہ غیر مقلدین چھوٹے شیعہ نہیں؟ اس عہد کے غیر مقلدین کو سلفی کہنا سلف کی اس تاریخ سے ایک کھلا مذاق ہے۔ شیخ عبدالرؤف مناویؒ لکھتے ہیں:

”سلف صحابہؓ یا تابعین اور تبع تابعین اللہ ان سب سے راضی ہو۔ ان کے مذاہب بہت تھے انہیں گنا نہیں جاسکتا۔ اور یہ ایسے اجتہادات ہیں جو اجتہادی شرطوں کو پورا کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملی اور کسی کو ان میں سے کسی پر طعن کرنے کا حق نہیں ہے (غلامہ التحقیق) اب آپ ہی سوچیں ان میں سے کس کے طریقے کو سلفی کہا جائے گا اور کس کو غیر سلفی۔ حق یہ ہے کہ یہ سب اسلاف تھے اور ان میں سے ہر ایک کا مذہب سلفی طریق شمار ہوگا۔“

۱۔ اصحاب رسولؐ کے خلاف تصبیحوں کی بے حسابہ کتب ہیں۔ صرف پچیس عدد کتب تو غلام حسین نجفیؒ کی راجہائی کی راقم نے پاس موجود ہیں اس

﴿مشرق وسطیٰ میں سلفی کا تعارف﴾

ہندوستان میں غیر مقلدوں کی ترک تہلید کی صدا کسی حد تک سن لی گئی۔ لیکن عرب ممالک میں ان کا اس پہلو سے تعارف خاصا مشکل مرحلہ تھا۔ وہ قوم ہی کیا جو اپنے سے پہلوں کی راہ پر نہ ہو۔ عرب دنیا مقلدین سے بھری تھی سعودی عرب میں بھی علماء آل شیخ حنبلی تھے۔ ان غیر مقلدین کو وہاں بطور غیر مقلد پاؤں دھرنے کی جگہ نہ مل سکتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے سلفی کا عنوان اختیار کیا۔ سلفی سے مراد سلف کی مطلقاً تہلید کرنے والے سمجھے گئے۔ چنانچہ اس نام کا سہارا لے کر انہوں نے وہاں قدم جما دیئے۔ اس کے بعد انہوں نے سلفی کو اتنا عام کیا کہ اپنے ناموں کے علاوہ اداروں کے نام بھی سلف سے منسوب کر دیئے۔ خود غیر مقلدین علماء کا ضمیر بھی کہتا ہوگا کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں ہمیں اسلاف سے ذرا بھی نسبت نہیں۔ لیکن خفیوں کو بھی تو بدنام کرنا ہے۔ جرمنی کا مشہور پروپیگنڈسٹ جس کا نام گوہلو تھا اس نے جھوٹ کی نشر و اشاعت کے اصول مدون کئے اور سب سے اہم اصول اس کا یہ ہے کہ جب کسی کو بدنام کرنا ہو تو تاہز توڑ اس پر غلط الزامات لگاؤ۔ اس جھوٹ کو خوب پھیلاؤ۔ مسلسل پھیلاؤ اور اس قدر جھوٹ بولو کہ خود تمہیں اپنا جھوٹ سچا معلوم ہونے لگے۔ آج یہ عجیب گوہلو اسی قانون پر عمل پیرا ہیں اور یہ اس قدر پروپیگنڈہ ہوا کہ اکثر حنفی نوجوان علماء جن کو خارجی کتب جنی کیلئے فرصت نہیں ہے اور اکابر کی کتب سے ناواقف ہیں وہ بھی اس کی رو میں بہہ گئے اور یہ سمجھنے لگے کہ واقعی سلفی غیر مقلد

ہوتے ہیں۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا وحید الزمان صاحب نے اس حقیقت کا اعتراف کر ہی لیا کہ اہل حدیث سلف کی پرواہ نہیں کرتے تو پھر وہ سلفی کیسے؟ مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں:

”غیر مقلدوں کا گردہ جو اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین اور نہ صحابہؓ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنے من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی اس کو بھی نہیں سنتے۔“

(لغات الحدیث مادہ شعب)

قارئین کرام!

جس انصاف پسند انسان کو ذرا برابر بھی علم سے اگر لگاؤ ہے تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ اسلاف کی اتباع سو فیصد احتاف نے کی ہے اور پھر حنفیوں میں علمائے دیوبند تو اسلاف کے جامد اور مردہ مقلد ہیں بلکہ دیوبندیت میں سے اگر کسی نے اسلاف کی تحقیق پر عدم اعتماد کیا تو ہمارے اکابر نے تو ان کا بھی تعاقب کیا۔ ہمارے علماء کی تفسیری، حدیثی، تبلیغی، جہادی اور تدریسی خدمات اظہار من القہس ہیں..... جو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم ہی اسلاف کے قبیح ہیں اور اسلاف سے ہٹ کر سر مو بھی ادھر ادھر جانا گوارا نہیں کرتے..... تو اب بتلائیے سلفی کون ہیں؟ حنفی ہیں یا غیر مقلد..... شیعیت، خارجیت اور غیر مقلدیت یہ سب عدم اعتماد علی السلف کے مریض ہیں۔

﴿ممانی بھی سلفی نہیں ہیں﴾ ^{پیش لفظ}

عیاری اور مکاری کے اس دور میں تحقیق کی ”مارکیٹ“ کے اندر دو نمبر کا ایسا مال بھی موجود ہے جس کے اوپر ”دیوبندیت“ کا اسلکر چسپاں ہے۔ ان ”گلابی دیوبندیوں“ کی ہٹ دھرمی دیکھیے کہ مسئلہ وہ ایجاد کرتے ہیں جن کا علم اکابر دیوبند کے فرشتوں کو بھی نہ تھا۔ پھر اکابر کا مذاق بھی اڑاتے ہیں اور دعویٰ یہ کہ ”ہم دیوبندی“ ہیں۔ ارے الحقو! دیوبندیت کس چیز کا نام ہے؟ کون نہیں جانتا کہ سرور دو عالم ﷺ اور دیگر انبیاء کے متعلق علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ وہ بعد از وفات اپنی قبور میں زندہ ہیں۔۔۔۔۔ اور یہ دیوبندیت کے دعویدار حیات فی القبر کے منکر ہیں۔۔۔۔۔ اکابر علمائے دیوبند اپنے سے پہلے فقہاء احناف کی اتباع میں سلفی تھے اور اب علماء دیوبند کی تحقیق کو آنکھیں بند کر کے قبول کرنے والا سلفی ہے۔

علماء دیوبند اصحاب محمد ﷺ کی طرح آل محمد کے بھی غلام ہیں اور اسلاف کا مسلک یہ ہے کہ حضرت حسینؑ کے مقابلے میں یزید کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔۔۔ علماء دیوبند اگرچہ یزید کو کافر نہیں کہتے مگر فاسق ضرور کہتے ہیں۔ اور یہ ممانی حضرات تو یزید کی بلا اجرت و کالت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کی مدح سرائی میں ان کی زبان اور قلم وقف ہے۔۔۔۔۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے ”اجوبہ اربعین“ کے ص ۱۸۵ پر یزید پلید لکھا ہے۔ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ نے بھی اپنی معروف کتاب حدایۃ المشیعہ ص ۹۵ پر یزید کو پلید لکھا

ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ نے بہشتی زیور حصہ ۸ پر یزید کو کجخت لکھا ہے۔ امیر شریعت، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے لاہور ہائیکورٹ میں بیان دیا تھا کہ ”کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا“ (مقدمات امیر شریعت) اور شاہ جی نے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی مدح میں ایک شعر کہا تھا جو فارسی میں ہے۔

ہر کہ بدگفت خواجہ مارا

ہست او بے گمان یزید پلید

جو کوئی ہمارے خواجہ کو برا بھلا کہے وہ بے گمان یزید پلید ہے۔

(بحوالہ خارجی فتنہ جلد نمبر ۲ ص ۶۰۳)

نیز ”شاہ جی کے علمی و تقریری جواہر پارے ص ۱۳۸ پر بھی مذکورہ بالا شعر موجود ہے۔ غرضیکہ یزید کا فاسق ہونا اہل سنت والجماعت کے مسلک میں متفق علیہ ہے۔ مگر مہماتی دوستوں میں حضرت مولانا عطاء اللہ بند یا لوی صاحب نے واقعہ کر بلا اور اس کا پس منظر نامی کتاب لکھی ہے اس میں یزید کے وہ گن گائے گئے ہیں کہ جو ابن زیاد بھی شاید نہ گاسکا ہوگا۔ لیکن پھر بھی ان کی ”فولادی دیوبندیت“ میں کچھ فرق نہ آیا..... اور اس کتاب پر حضرت مولانا قاضی محمد یونس انور صاحب خطیب مسجد شہداء اور مولانا محمد حسین نیلوی صاحب کی تصدیقات موجود ہیں بند یا لوی صاحب فرماتے ہیں ”ہم جانتے ہیں کہ کچھ نیک دل علماء نے اپنے تحریروں میں یزید کی طرف فسق کی جو نسبت کی ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ تاریخ کی مستند اور صحیح

کتاب ان تک نہ پہنچ سکیں۔ اور مدت کے شیعئی پروپیگنڈے نے اپنا کام کر دکھایا ان علماء نے تحقیق و جستجو کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۲۱-۲۲)

ایک اور مقام پر یوں گل کھلاتے ہیں۔

آج ہر دور رکعت کا ملاں..... پیشہ دروا عظم..... منبر و محراب کیلئے
بد نما داغ خطیب سنی نما شیعہ قاضی و نعمانی..... کئی لال کا لے شاہ اپنی تقریر و تحریر
میں یزید کو کافر کبھی قاسم و قاجر اور شراب نوش کہہ کر لعنت کی تسبیح پڑھنا کا رٹو اب
سمجھتے ہیں الخ (۲۷)

اور یہ نیلوی شاہ صاحب جن کی کتاب ”مظلوم کربلا“ بذات خود ایک انتہائی متنازعہ کتاب بنی ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۰۰ پر نیلوی صاحب نے لکھا ہے.....
”حضرت امام حسینؑ سے تو جنرل ضیاء الحق ہی اچھا رہا کہ جب بھی اسے کوئی مہم پیش
کتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا اللہ تعالیٰ سے رور و کر وعا ہمیں کرتا۔“

(مظلوم کربلا ص ۱۰۰ ناشر گلستان پرنٹنگ پریس سرگودھا)

اب ان ”ڈرامہ بازوں“ سے کوئی پوچھے کہ کیا نواسہ رسول ﷺ، شہزادہ
جنت کے مقابلہ میں یزید کی وکالت کرنا اور اس کی حمایت میں زمین و آسمان کے
قلا بے ملانا کیا یہی تمہارے نزدیک دین کی خدمت رہ گئی ہے؟ تحفظ ختم نبوت اور
ناموس صحابہؓ کیلئے تم نے کتنی قربانیاں دی ہیں؟ رد شیعیت پر تم نے کونسا تحقیقی کام
کیا؟ اور ہاں! بند یا لوی صاحب نے ”سپاہ صحابہ“ کے مقابلہ میں ”دفاع صحابہ“

”بنا کر“ امیر عزیمت“ بننے کی کوشش کی تھی..... مگر سابق کمشنر سرگودھا ڈویژن جنرل عباس (جن کو قتل کر دیا گیا تھا) کے سامنے ”عزیمت“ دم توڑ گئی اور جماعت بھی ختم کر دی گئی اب تمام تر توانائیاں ”یزید کو سچا ثابت کرنے پر صرف ہو رہی ہیں کاش کوئی حسینی پیدا ہو جو ان ”وقت کے یزیدوں کا گریبان پکڑے اگر یہ لوگ خود کو دیوبندی نہ کہلواتے تو شاید ہم بھی برہم نہ ہوتے۔ مگر حد ہو گئی کہ یہ ملا کہا جا رہا ہے کہ اکابر کو سب تاریخ میسر نہ آسکیں، ان کو تحقیق کی فرصت ہی نہیں ملی۔ حیات النبی ﷺ کا مسئلہ ہو تو تب بھی کہا جاتا ہے کہ اکابر کے قدم ڈمگ گئے، فسق یزید کا مسئلہ ہو تو تب اکابر تحقیق نہ کر سکے۔ پھر اکابر ساری زندگی کرتے کیا رہے؟ تحقیقی کام تو ان ”لوٹوں“ نے شروع کیا ہے۔ یزید کی حمایت کرنے والے جان لیں کہ تم طبع آزمائی خوب کر لو۔ امت محمدیہ ﷺ کے قلب و جگر سے وہ عشق حسینؑ جو اسلاف نے اور اکابر علمائے دیوبند نے پیدا کیا، کبھی نہیں نکل سکتا۔

نہ یزید کا وہ ستم رہا، نہ زیاد کی وہ جفا رہی

جو رہا تو نام حسینؑ کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

جو لوگ شہادت حسینؑ میں ملوث تھے مثل ابن زیاد اور عمر ذابو حسن کے،

اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے اندر ہی تباہ و برباد کر دیا۔ اور ابن زیاد کو تو اس کی ماں نے بدو عادی چنا نچہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے

”قالت مرجانة لابنها عبید اللہ یا خبیث قتلت ابن بنت رسول

اللہ ﷺ لا تری الجنة ابدا“

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۲۸۶)

ترجمہ: مرجانہ نے اپنے بیٹے عبید اللہ بن زیاد سے کہا کہ اے خبیث! تو نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کیا ہے تو کبھی بھی جنت نہیں دیکھے گا۔

ہمیں خطرہ ہے کہ آج امام حسینؑ کی گستاخی کرنے والے بھی کہیں عبرتناک سزا کے مستحق نہ بن جائیں

نہ جا اس کے تحمل پر، کہ ہے بڑھب گرفت اس کی
ڈراس کی سخت گیری سے، کہ ہے سخت انتقام اس کا
قارئین کرام!

یہاں ہمارا موضوع حامیانِ یزید کی تردید نہیں۔ جملہ معترضہ کے طور پر ہم نے اشارہ کیا ہے کہ یہ لوگ بھی ”سلفی“ کے مفہوم میں داخل نہیں کیونکہ بقول ان کے ”اسلاف“ نے تو کبھی کتابیں دیکھی ہی نہ تھیں۔ اگر حضرات علماء دیوبند اور اسلاف کے متعلق اتنی بدگمانی رکھنے کے بعد یہ لوگ سنی دیوبندی ہونے کے مدعی ہیں تو یہ ان کی بہت بڑی زیادتی ہوگی۔

سلف صالحین پر عدم اعتماد بہت بڑی بدبختی ہے۔ بقول رومی۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
ملیش اندر طعنہ پا کاں نہد

جب اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو اس کی تحریر و تقریر میں سلف صالحین اور پاکیزہ شخصیات پر الزام تراشی اور طعنہ زنی آ جاتی ہے۔

اور آج کل کے بے علم و بے عمل انسانوں کا اسلاف پر طنز کرنا درحقیقت ان کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ مثنیٰ نے کیا خوب کہا تھا۔

لَإِذَا أَتَكَ مُدْمَةً مِنْ نَاقِصٍ
فَهِىَ الشَّهَادَةُ لِي بِأَنِّى كَامِلٌ

ترجمہ: جب تجھ تک کسی ناقص اور گھٹیا انسان کی طرف سے میری برائی پہنچے تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں۔

ہر مسلمان سے استدعا ہے کہ ہر قسم کی رطب و یابس سے بھرپور کتب کا مطالعہ کرنے سے قبل علمائے دین سے رجوع کر لیا کریں تاکہ موجودہ دور کے مختلف فتنوں سے محفوظ رہ سکیں فی زمانہ گمراہی سے بچنے کا سب سے بڑا حل یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر حقیقی معنوں میں سلفی بن جائیں۔ اور اکابرین سے امت کو دور کر کے نام نہاد ”سلفیوں“ میں سے ایک ایک خیر خواہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جوں جوں بے خبری کے بادل چھٹتے جائیں گے صحیح اتحاد اور سلامتی ایمان کا چہرہ نکھرتا جائے گا۔

نہیں اقبال نا اہلی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

خادم علمائے حق

حافظ محمد عبد الجبار سلفی حنفی

خطیب جامع مسجد ختم نبوت کھارک لاہور

۹ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں دستیاب ہیں

★ بریلوی ہو یا غیر مقلد ★ مماتی ہو یا جماعت المسلمین

★ عیسائی ہو یا سبائی ★ ذکر ہو یا فکری

★ جماعت اسلامی ہو یا تحریک اسلامی

تمام باطل فرقوں کی رد میں فن مناظرہ پر مشتمل کتابیں
اور ان فرقوں کی اپنی حوالجاتی کتابیں دستیاب ہیں

نیز مناظروں کی کیسٹ اور سی ڈیز دستیاب ہیں

ناشر مکتبہ الجندیہ ویو بند کیسٹ ہاؤس

حقیقہ الآصف اسکوائر نزد مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گونڈہ راجہ

برائے رابطہ جمال اللہ خٹکی ۰۳۳۳۳۳۳۰۳۹